مرزائی پارٹی کے بڑی بڑے رکن اس نہنگ طاعون کی لقمہ ہوئی جنکا ذکر اکثر ہوچکا ہے۔ مولوی
محمد یوسف سنوری جو مرزائی امت میں عہدہ فاروقی رکھنے کے مدعی تھے جنکی نظم سرمہ چشم آریہ کے آخر
تحریر ہے اسی بلا کے نذر ہوئی اسی طرح اگلے سال انکا لڑکا طاعون سے مرا۔ اور میانجی نظام الدین جانبوری
معہ اپنی زوجہ کی اسی پلیگ سے آنجہانی ہوئی بلکہ خاص چار دیواری مرزا میں ایک خادم پیرانڈیا بیمار
ہوا اور رات کو باہر کر دیا گیا اور مرگیا۔ ادہر خیال کریں کہ احقر معہ تمام متعلقین اس مرض سے
خداوندعالم نے محفوظ ومصئون رکھا بلکہ جتنے اس احقر کے مرید تہے وہ بہی تمام معہ متعلقین خود اس
مرض سے مامون رہے۔ اس احقر کے دو مکان ہیں پلیگ کے موقعہ پر ہم جس مکان میں ہوتے تہے
اس مکان کے ہمسائیگان میں بہی پلیگ سے امن رہا۔ حالانکہ جب ہم جس مکان میں نہیں ہوتے
تہے تو اس مکان کے ہمسائیگان اکثر پلیگ میں ہلاک ہوئے ذلک من فضل اللہ علی وعلی من اتبعنی و
اللہ ذوالفضل العظیم وماتوفیقی الاباللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ ناظرین برائے خدا ذرا انصاف
کو مدنظر رکھکر خیال فرماویں کہ مرزا کا یہ قول کہ "جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہمارے سامنے آئے
خدا تعالی نے سب کو ہلاک کر دیا" کہاں تک سچا ہے۔ کیا مرزا صاحب لعنۃ اللہ علی الکاذبین
کے ٹہیک ٹہیک مصداق ہیں یا نہیں مگر یا بے شرمی تیرا آسرا۔ اگرچہ یہ اسرار واردات قابل اظہار
نہیں تہے۔ اور جو ذوق ولذت اس کے اخفا میں حاصل تہا اس کی اظہار میں اسکا عشر عشیر بہی نہیں ؎

نظامی اینچہ اسرار ست کز خاطر بروں داری ✤ کسے سرش نمید اند زبان درکش زبان درکش

مگر چونکہ اسکی اظہار میں اعلاء کلمۃ اللہ ہے جو جہاد اکبر کا حکم رکھتا ہے بحکم الضرورات تبیح المحظورات
اسکو ظاہر کرکی اس لذت وذوق کو قربان ونثار کیا گیا ؎

گر نثار خدم بار گرامی نکنم ✤ گوہر جاں بچہ کاری وگرم باز آید

ھذا آخر ما اردنا ایراده والحمد للہ تعالی اولا وآخرا وظاهرا وباطنا وعلی کل حال واعوذ باللہ
من حال اهل النار فقط رقم ابو المنظور محمد عبد الحق کوٹلوی۔ مسجد جامع۔ سرہند۔ پنجاب ۱۷

الحق مُرٌّ

آج ۳۰ جون کو بابو غلام رسول مرزائی مدرس ریاضی تعلیم الاسلام ہائی سکول
قادیاں جو آجکل لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں بورڈنگ ہوس اسلامیہ کالج

لاہور میں تشریف لائے۔ اور اپنے ایک قدیم ہم جماعت چوہدری غلام حیدر سے (جیساکہ عموماً مرزائیوں کا قاعدہ ہے) دریافت فرمایا کہ آپ کا مرزا کے دعاوی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں مرزا کے تمام دعاوی کو باطل اور مفوات میں سے شمار کرتا ہوں۔ اسپر مسٹر غلام رسول حسب عادت مرزا بگڑ بیٹھے اور لگے مباہلہ کی دھمکیاں دینے۔ فریق مقابل نے جو اپنے اعتقاد میں سخت ثابت قدم تھا ان کی کچھ پرواہ نہ کی اور مباہلہ کیلئے آمادگی بہمہ وجوہ ظاہر کی۔

شرائط مباہلہ کے لئے رد و قدح ہوتی رہی بالآخر یہ قرار پایا کہ فریقین ایک کاغذ پر دستخط کریں جس پر یہ لکھا ہو کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی میں سچا ہے اور خدا کا مرسل مسیح ہے (جو آخری زمانہ میں آنیوالا ہے اور جس کی آمد کی کتابیں شہادت دیتی ہیں) تو خدا کرے کہ غلام حیدر پر عذاب الٰہی ایک سال کے اندر نازل ہو۔ اگر جھوٹا ہو تو غلام رسول ہدف ناوک عذاب الٰہی ہو۔ آخر اسپر فیصلہ ہوا اور مسٹر غلام رسول کاغذ مذکورہ تیار کرنیمیں مشغول ہوئے جسپر یہ عبارت لکھی گئی۔

(نقل اصل) "بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد تحریر کرتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ وہی مسیح موعود ہیں جو آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں اور جن کی آمد کی نبیوں کی کتابیں شہادت دیتی ہیں لیکن غلام حیدر ولد عبداللہ خاں قوم گوجر ساکن ناگڑیاں ضلع گجرات حضرت صاحب کو اس دعویٰ میں محض جھوٹا سمجھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ انکے دلائل بھی جو اس دعویٰ کے اثبات میں دئیے جاتے ہیں وہ سب اس نے سُن لئے ہیں مگر وہ بھی سب کے سب جھوٹے ہیں اس لئے اے خدا جو سچے اور جھوٹے میں فرق کرنیوالا ہے......"

یہانتک لکھنے پائے تھے کہ مسٹر موصوف کی ہوائیاں اُڑ گئیں اور سخت گھبرا گئے آخر ذہن رسا نے ایک رستہ بتا ہی دیا۔ فرمانے لگے کہ اس کاغذ کی ہرگز اشاعت نہ ہو لیکن فریق مذکور نے کہا سے نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا۔ میں اسکی اشاعت میں اعتراض نہیں کرتا بلکہ اسکا مؤید ہوں تاکہ دیگر لوگوں کو بھی پتہ لگجائے اور بہتوں کی ہدایت کا باعث ہو۔

اسپر مسٹر مذکور کے ہاتھوں سے قلم چھوٹ گیا اور سب سیٹی بھول گئے اور ہر چند اصرار کیا گیا۔ بلکہ انکی ایک ہم مذہب نے بہتیرا کہا مگر مسٹر مذکور کو حوصلہ نہ ہوا۔ آخر یہ کہکر ٹال دیا کہ میں مباہلہ کے لئے ہر طرح طیار ہوں لیکن مرزا صاحب کی ناراضگی کا خطرہ ہے ایسا نہ ہو کہ اس اشاعت سے وہ

بُرا منائیں - اور لینے کے دینے پڑجائیں - اور بالکل دم بخود ہوگئے - واللہ مسلمان مباہل کیطرف سے ہرگز چیلنج نہیں ہوا - بلکہ مسٹر موصوف ہی نے یہ طریق فیصلہ نکالا اور اُسی نے کنارہ کشی کی یا بایں شوراشوری یا بایں بے نمکی! بہتر ہو کہ میرے مرزائی دوست اپنے عقیدہ فاسدہ سے توبہ کریں کیونکہ اب اُن کے ضمیر نے بھی اُنکو اُنکے فاسدہ عقیدہ سے مطلع کردیا مگر تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے - فقط راقم الحقیر مُنؔ ×

گلدستہ قادیانی

مرزا صاحب نے موسم کا رُخ دیکھ کر الہام شائع کیا ہے کہ "ہیضہ آنیوالا ہے" - پنڈت گردھاری لال منجم نے بھی جنتری میں لکھا ہے - مرزا صاحب نے ایک الہام ضرورت کے لئے رکھا ہوا ہے جسے حسب موقع ہمیشہ نکالا کرتے ہیں وہ یہ ہے جو ۲۵ جولائی کے بدر میں شائع ہوا ہے "انی مع الرسول اقوم وارد مرما یروم" (یعنے خدا کہتا ہے میں رسول یعنی مرزا کے ساتھ کھڑا ہونگا - اور جس بات کا وہ قصد کریگا میں بھی کرونگا - مرزا کو ایک عجب الہام ہوا "ایسوسی ایشن" (ایسوسی ایشن انگریزی میں انجمن کو کہتے ہیں دیکھئے اِس الہام کی خبر کیا نکلتی ہے - گولائی میں تو یکتا ہے - مرزا صاحب نے خواب میں کسی کو تین روپیہ کفن کے لئے دئیے ہیں گویا کوئی مرگیا - بدر یکم اگست (دیکھیں کس پر یہ الہام لگتا ہے) مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے

"میری فتح" بدر - ۸ - اگست (چھچھوندوں کے خواب) مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ انی مع الافواج آتیک بغتۃ جسکا ترجمہ خود ہی کیا ہے کہ میں (یعنی خدا) اپنی فوجوں سمیت تیری پاس اچانک آؤنگا - اسکا مطلب تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے مرزا صاحب کو دہمکایا ہے کہ اگر تو باز نہ آیا تو تجھے اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک آنکر تباہ کردونگا واللہ علم شائد یہ الہام سچا ہو - مرزا صاحب کو یہ بھی الہام ہوا کہ عبرت بخش سزائیں دیگئیں (شائد لاہور اور راولپنڈی کے مقدمات کی طرف حضور کا ذہن لگا ہوگا کہ اندر سے یہ آواز آئی - مرزا جی کو یہ بھی الہام ہوا کہ "میں (خدا) نے تیری ساتھ بہشت کو اُتارا ہے (یہ الہام مطابق حدیث کے ہے کہ دجال کے ساتھ بہشت ہوگا واللہ اعلم ٭